ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۶ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

لوکل خریداروں سے ۴ | گورنمنٹ عنہ۲

۱۴ محرم ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء

جلد (۶) | نمبر (۹)

چہ گویم باتو گرآئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی


## دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلی درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا<br>
مصطفی مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم<br>
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست<br>
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام<br>
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن<br>
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام<br>
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست<br>
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی وایمائے بود<br>
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال<br>
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست<br>
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد<br>
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است<br>
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست<br>
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین<br>
آنچہ در قرآن بیابش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست<br>
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالیجناب<br>
نزد ما کفر است و خسران و تباب

## شرح قیمت اخبار بدر

| | |
|---|---|
| والیان ریاست و گورنمنٹ | عنہ۲ |
| معاونین درجہ اول جن کو عا پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے | صہ |
| معاونین درجہ دوم جنکو ۸ عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے | للعہ |
| عام قیمت پیشگی | ے |
| عام قیمت مابعد | للعہ |
| قیمت فی پرچہ | ۲ |

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے ۵ ایوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

مینیجر۔

---

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ - ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

نمبر (۹) مورخہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ - فروری ۱۹۰۷ء جلد (۶)

# مَیں قادیان میں کس کس سے ملا

مین ۶ رفروری ۱۹۰۷ء کو ۲ بجے کے قریب بٹالہ سے بارش مین بھیگتا ہوا قادیان پہونچا یہان آکر ایک شخص کی رہبری سے اپنے پیارے اور مکرم بھائی محمد اکبر شاہ خانصاحب اکبر نجیب آبادی سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے پاس پہونچا اور انکو دفتر مین بیٹھے ہوئے بہت سے رجسٹرون کی ورق گردانی مین مصروف پایا۔ مجھہ کو پہلی ہی مرتبہ دار الامان آنے کا اتفاق ہُوا ہے پرسون ۱۰ رفروری کو بوقت ظہر مسجد مبارک مین حضرت اقدس ؑ کی زیارت اور تجدید بیعت کا شرف حاصل ہوا اپنے سلسلہ کے بدر و الحکم وغیرہ جیسے معزز اخبارات و رسالجات کے شائع ہوتے ہوئے مین بھلا کونسی ایسی بات ظاہر کرسکتا ہون جو قادیان کے متعلق احباب کو معلوم نہو۔ اس متبرک مقام مین میرے خیال اور حوصلہ سے زیادہ میرے ساتھہ مدارات و محبت کا برتاو ہُوا ہے۔ اِس لئے مَین اپنے قلب مین ایک جوش دیکھتا ہون کہ یہان کے اُن بزرگون کے نام جن سے مُجھہ کو اس وقت تک نیاز حاصل ہوسکا ہے ظاہر کردون۔ حضرت حکیم الامۃ اور اُن کے اوصاف حمیدہ کی شہرت تو ہندوستان کیا ساری جہان مین ہے مگر مین اپنے آپ کو بھی خوش قسمت سمجھتا ہون کہ مُجھہ سے اِس محبت کے ساتھہ ملے اور میری رُوح نے اون کی زیارت سے وہ ذوق حاصل کیا کہ اس سے پہلے کی کوئی مثال مجھہ کو نہین ملتی۔ حضرت فاضل امروہی کی محبت اور خلق کا میرے قلب پر اس قدر گہرا اثر ہے کہ مین صحابہ کرام کے اخلاق و حالات کا اندازہ اچھی طرح کرسکا۔ مولٰنا مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو متین و کم سخن پایا۔ مجھہ کو اون کے چہرہ سے خلوص کی شعاعین نکلتی اور ان کے دل سے محبت کی خوشبو آتی ہوئی معلوم ہوئی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام سے بھی مین ایک ہی مرتبہ مل سکا۔ مجھہ کو ان کی نسبت یہ اندازہ ہوا ہے کہ وہ ایک عابد اور مسکین طبع انسان ہین۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب کو رسالہ تعلیم الاسلام کے ذریعہ سے کافی شہرت حاصل ہے اور اون کی قابلیت اہل اسلام کو بہت تعدر نفع پہونچا رہی ہین وہ میری معرفی کی محتاج نہین اُون کا اخلاق اُنکی تواضع ان کی محبت ان کے نصائح (جو انہون نے زبانی فرمائے) مجھہ کو انشاء اللہ ہمیشہ یاد رہینگے۔

مفتی محمد صادق صاحب سے مین اُوس وقت سے واقف ہون جبکہ پہلی مرتبہ مین نے کتاب سیرۃ مسیح دیکھی تھی۔ اور مخدوم الملت جیسے رفیع الشان انسان کے پُرجوش الفاظ کو اس قیمتی وجود کی تعریف مین پڑھا تھا۔ مُجھہ کو اس وقت تک جسقدر عینک لگانیوالے جنٹلمینون کے دیکھنے کا موقع ملا ہے اُن سب مین مفتی صاحب ہی کے چہرہ پر عینک زیادہ خوبصورت معلوم ہوئی۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب اور مفتی صاحب کے متعلق مجھکو بہت کچھہ لکھنے کا موقع ملتا اگر یہ دونون صاحب الحکم اور بدر کے ایڈیٹر نہوتے۔ صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی خندہ پیشانی باحیا نگاہون اور اثر مین ڈوبی [?] ہوئی پُرحکمت و بامعنے تقریر کی ستائش اس وجہ سے ایک تحصیل حاصل معلوم ہوتی ہے۔ کہ اون کے لئے یہہ ہی کافی ہے کہ وہ امام علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے اور تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر ہین۔ سید مہدی حسین صاحب سے مجھہ کو باتین کرنے کا موقعہ نہین ملا مگر برادرم مکرم حضرت اکبر نجیب آبادی کو مین نے خاص طور سے اون کا مداح پایا الحکم کی مشین کے قیمتی پُرزے برکت علی خان صاحب و ڈاکٹر عبد اللہ صاحب و میرزا غلام اللہ صاحب۔ حکیم نفضل دین صاحب۔ ماسٹر عبد الرحمان صاحب۔ حضرت اکمل آف گولیکی مفتی فضل الرحمن صاحب وغیرہ حضرات اور حکیم الامۃ کے درباریون مین سے ہر ایک جُدا جُدا توصیف و تعریف کا مستحق ہے۔ برادر مکرم تو آخر میرے ہموطن اور بچپنے سے رفیق اور پُوری رازدار ہین اون کی جفاکشی کار منصبی مین مستعدی اور خلوص و مذہبی جوش کے متعلق کچھہ لکھون تو ڈرتا ہون کہ اس کو تکلف سمجھہ کر اور میری زبان سے اپنی ستائیش کو خلوص و یگانگت کے خلاف جان کر کہین ناراض نہ ہوجاوین مین چونکہ اپنے برادر مکرم ہی کا مہمان اور اون کے پاس مقیم رہا ہون اس لئے مجھہ کو ہر قسم کا آرام ملنا اور رتی بھر بھی کوئی تکلیف نہ ہونا تو ایک لازمی نتیجہ تھا لیکن اُون کی اس شاندار اور اہم ڈیوٹی کے باعث مین بورڈنگ ہوس کے فرشتہ خصال طالب علمون کے حالات کو بھی بنظر غور معائینہ کرسکا اور مین شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم بھائی محمود دمگوی وغیرہ نوجوان اور تجربہ گزار طلباء سے استدعا کرتا ہون کہ وہ میرے لئے دُعا کرین۔ میان محمد۔ غلام حسین پشاوری۔ فضل دین وحبیب اللہ وغیرہ طلباء کے وارثون کو مین مبارکباد دیتا ہون کہ ان کے یہ فخر خاندان بچے مین نے نہایت متین و سنجیدہ اطاعت گذار خلیق اور مہمان نواز دیکھے ہین۔ اپنے پُرانے محسن ذو الفقار علی خان صاحب کو مژدہ سناتا ہون۔ کہ اون کے [illegible] چھوٹے بچے انشاء اللہ تعالٰے کسی دن قوم کے قابل فخر وجود بن کر رہینگے۔

بہت ہی خوش قسمت ہین۔ وہ والدین جن کے بچے یہان تعلیم الاسلام مین تعلیم پاتے اور میرے برادر مکرم و سید سرور شاہ صاحب کے زیر تربیت بورڈنگ ہوس مین رہتے اور روزانہ حکیم الامت کے درس قرآن مین شریک ہوتے ہین ایک زمانہ ضرور ایسا آنے والا ہے کہ بہت سے احمدی نوجوان یہان دار الامان مین تعلیم نہ پانے اور اپنے والدین کی بے جا محبت پر (جس نے ان کو یہان تعلیم کے لئے نہ آنے دیا) افسوس کرینگے۔ اور دست حسرت ملین گے۔ اے صاحب اولاد احمدیو! اپنی اولاد پر رحم کرو۔ اور یہان تعلیم کیلئے اگر اپنے بچون کو بھیج سکتے ہو۔ تو ضرور بھیجدو۔ امام علیہ السلام کے متعلق اس مضمون مین مدح و ثنا لکھنی گستاخی سمجھتا ہون اس کیلئے لیاقت اور فرصت کی ضرورت ہے۔ ضرورتین تقاضا کررہی ہین۔ کہ فوراً وطن کو روانہ ہون اور امام علیہ السلام کی زیارت کا شوق بزرگان ملت کی صحبت کا ذوق اور برادر مکرم کی محبت کا جوش اصرار کرتا ہے کہ یہان سے نہ جاؤن۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ آج ۱۲ رفروری ۱۹۰۷ء تک تو دار الامان مین مقیم ہون۔

راقم ڈاکٹر عبد المجید خان احمدی نجیب آبادی۔

## درخواست جنازہ

میان مبارک احمد صاحب سکنہ بہلی ضلع ہوشیارپور قضاء الٰہی سے فوت ہوگئے ہین احمدی احباب ان کیلئے غائبانہ نماز جنازہ پڑھین کہ خدا اُنہین غریق رحمت کرے۔

خاکسار امیر محمد پٹواری حلقہ بہلی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم



## فہرست مضامین



# بدر مسیح

مورخہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء

## خدا کی تازہ وحی

۲۵ فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - "مِنَ النَّاسِ وَ العَامۃ"

یعنی مرخواص النّاس والعامۃ - یہ طاعون کی طرف اشارہ ہے کہ اس مرتبہ طاعون کے حملہ سے کچھ خاص لوگ بھی مرینگے جو معزز ہوتے ہین یا سفید پوش ہوتے ہین اور عام لوگون مین بھی مری پڑیگی۔

۲ - "لَوْ لَا الْاِکْرَامُ لَھَلَکَ الْمَقَامُ"

ترجمہ - اگر تیری عزت کا پاس نہوتا تو مین تمام قادیان کو ہلاک کر دیتا اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان مین سے بھی کچھ لوگ طاعون سے مرینگے اور یہ مرنا الہام اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃ کے مخالف نہین کیونکہ اوی سے مراد الہام الٰہی مین یہ ہے کہ

آخر قادیان کسی کو گرجانے بچائینگے - بکلی استیصال نہین ہوگا۔

۲۶ - فروری ۱۹۰۶ء الہام "تحفۃ الملوک"

اِس کے معنے ابھی نہین کُھلے بہرحال ملوک سے اسکو کچھ نسبت ہے۔

۲۳ - فروری ۱۹۰۶ء "وَ اِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَ یَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ"

ترجمہ جب کوئی نشان دیکھینگے تو کہین گے کہ یہ معمولی بات کوئی خارق عادت امر نہین یا کوئی فریب ہے۔

۳ - "سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَ یُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ"

ترجمہ - عنقریب یہ لوگ بھاگ جائینگے اور پیٹھین پھیر لین گے یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ وقت آتا ہے کہ خدا کے نشانون سے انکار کی گنجائش نہین رہیگی اور نشان ایسے طور سے کھلینگے کہ منہ بند ہو جائینگے - رویا مین دیکھا کہ مین کہتا ہون کہ ابھی آتا ہے اب جنازہ جاکر دیکھینگے گویا کسی کا جنازہ ہے جو پڑھا جاویگا۔

۴ - "لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا"

ترجمہ - غم نکر خدا ہمارے ساتھ ہے کسی دوست کو امین تسلّی دیگی ہے - گویا مین تسلّی دونگا۔

دُعا مدد - مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبائے انٹرنس شیخ عبدالرحمٰن - مظفر احمد - محمد علی - محمد صادق وغیرہ جو امتحان مین جانیوالے ہین احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔

ثلج والی پیشگوئی جو مئی ۱۹۰۲ء مین شائع کی گئی تھی اُس کے پورا ہونے کی خبرین نہ صرف ہند سے بلکہ یورپ سے بھی اب تک برابر آرہی ہین - ہر طرف سخت بارشون اور خوفناک ژالہ باری اور خطرناک برفباری کی خبرین شائع ہو رہی ہین۔

اخبار قادیان - حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین - عاجز راقم اس ہفتہ کے درمیان علیل رہا - احباب سے درخواست دُعا ہے۔

رسالہ آریہ - چھپ کر شائع ہوگیا ہے - قیمت ۳ر - محافظ کتب خانہ لنگر سے ملسکتی ہے یہ رسالہ اخبار مین بھی شائع ہوگا - انشاء اللہ تعالےٰ۔

ثناء اللہ مولوی امرتسری اور اُس کے بھائی آریون کیواسطے الہامات کے فیصلہ کیلئے آسان راہ نکل آئی ہے بہتر ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایک دفعہ پھر قادیان آنیکی تکلیف اُٹھا دین اور اب کی دفعہ اگر حسب معمول مضمون نے اپنے بھائی آریون کے گھر مین قیام اور طعام پسند نہ فرمایا یا آریون نے انکار کردیا تو دفتر بدر سے اُن کیواسطے مکان اور خوراک کا انتظام کردیا جائیگا چاہیے کہ وہ خود آکر آریون سے قسم کہلائین جن کا ذکر کتاب مین کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

# بے تعصبی امیر

## سلسلہ احمدیہ کیلئے ایک درخواست

(ترجمہ از اخبار پایونیر الہ آباد ۔ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء)

کچھ عرصہ ہوا کہ پایونیر کے کالمز مین علی گڈہ کالج ڈیوٹی ڈیپوٹیشن کے ایک ممبر کی قلم سے ایک آرٹیکل نکلا تھا جس مین مضمون نگار نے اپنے ذاتی تجربہ کی رُو سے بیان کیا تھا کہ سلسلہ احمدیہ جہاد کے مٹا دینے مین بہت مُفید اور صحیح اثر مسلمانون پر چُپکے اور آہستگی سے ڈال رہا ہے ۔ اس امر کے ظاہر کرنے مین "کہ سلسلہ احمدیہ شہنشاہ ایڈورڈ کی بے لگام اور سرکش رعایا کو برٹش گورنمنٹ کے پُرامن باشندے بنانے مین ایک کسان کا کام دے رہا ہے" یہ مضمون نگار صرف پہلا اکیلا شخص نہین بلکہ اس سے زیادہ دُور اندیش پولیٹکل امور مین غور کرنے والے اور دانا شخصون نے جب اس معاملہ مین بغیر کسی قسم کے تعصب اور رورعایت غور کیا ہے تو وہ بھی ایسے ہی نتایج پر پہونچے ہین تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر نے امریکہ کے ایک میگزین مین جہاد کے متعلق بحث کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایسی ہی رائے ظاہر فرمائی ہے ۱۹۰۰ء مین سر فریڈرک کننگھم نے جو پشاور ڈویژن کے سپرنٹنڈنٹ اور کمشنر رہ چکے ہین ۔ اس سلسلہ کے بانی کو لکھا تھا "کہ جہان تک مین سمجھ سکتا ہون ۔ یہہ رسالہ اسلامی عقاید کی ایک صحیح اور مبرہن تفسیر ہے اور آپکے علم وفضل کے شایان ہے مجھے یقین ہے کہ آپ جیسے عالم فاضل اُستاد کی تفسیر کو تمام مسلمان بسروچشم قبول کرینگے نہ صرف اپنے پاک مذہب کی بریت کیلئے بلکہ اُس ثبوت کیوجہ سے کہ اسلام ہرگز اس بات کا روادار نہین کہ مذہب کی آڑ مین ایسے مجہول اور بدذاتی کے کام کئے جاوین ۔ مین خوش ہونگا کہ آپکے رسالے اور فتوے اس سرحدی صوبہ مین کثرت سے شائع ہون"۔

سر فریڈرک کننگھم کا آخری فقرہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سرحدی صوبہ مین سلسلہ احمدیہ کی تصنیفات کیا کام کر رہی ہین جہان کہ اس وقت تک بہت سی قیمتی جانین اس غلط عقیدہ کی شکار ہو چکی ہین ۔ جہاد کے مسئلہ پر ایک لمبی اور گہری غور کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہون ۔ کہ اسلام کی گذشتہ تاریخ ہرگز اس عقیدہ کا منبع وماوے نہین بلکہ ایک آیندہ کی امید ہے جو اس کی پرورش کر رہی ہے ۔ دوسرے الفاظ مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال ہرگز جہاد کے مؤید نہین بلکہ اس کی مؤید ایک ایسے مہدی کی آمد ہے جو کافرون سے جنگ کریگا اور ہر ایک انسان کو جو اسلام قبول نہین کرتا قتل کرویگا ۔ ایسے افسر اور لیڈر کی ہر وقت اُمید آمد اس بے جا جوش کی حرارت کو بعض دلون مین بھڑکاتی رہتی ہے اس بات سے انکار نہین ہوسکتا کہ بہت سے مسلمان ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دیچکے ہین جس مین کہا جاتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بزور شمشیر بہت سے لوگون کو مسلمان کیا اس کے جواب مین صفائی سے یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ نبی کریم کی لڑائیان دفاعی رنگ مین تھین مگر سلسلہ احمدیہ کے باہر کسی نے اس غلط عقیدہ کی تردید نہین کی جس مین یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مہدی آئیگا جو غیر مسلمانون سے جنگ کرے گا اور زبردستی اسلام لانے پر مجبور کریگا ۔ الخ

سلسلہ احمدیہ نے نہ صرف چند عقائد کی تفسیر کے ذریعہ سے بلکہ عملی طور پر ایک ایسے مہدی کے قبول کر لینے سے جو کہ اسلام کا غلبہ بخلاف تلوار ۔ نشانات اور براہین کے ساتھ ظاہر کرنے کیلئے آیا ہے اس عقیدہ جہاد کی غلطی کو ظاہر کر دیا ہے ۔ جس کو ایک آنیوالے غازی مہدی کی اُمید ہمیشہ تازہ کرتی رہتی ہے اور اس نے صاف طور پر بیان کر دیا ہے کہ نہ خود نبی کریم نے اِس بات پر عمل کیا ۔ نہ مہدی کے زمانہ مین اس پر عمل کرنے کا کوئی موقعہ ہے ۔ حالت موجودہ مین سلسلہ احمدیہ کی ترقی امن وصلح کے بڑھانے کا ایک بڑا ذریعہ ہے اور تمام بہی خواہان برٹش گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ اگر وہ اس کے پھیلانے مین مدد نہ دین تو کم سے کم اسے موقعہ دین کہ یہہ پھلے پھُولے اور نشوونما پائے اس کے متعلق ہز میجسٹی امیر کابل کا بھی ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ اور وہ یہہ ہے کہ یہہ سلسلہ اپنی قیام کے تھوڑے ہی عرصہ مین دُور دراز ملکون تک پھیل گیا ہے اور اس کے ممبر خود امیر کی دولت مین بھی پائے جاتے ہین ۔ پہلا ممبر جس کے ذریعہ مرحوم امیر کو یہہ پتہ لگا تھا ۔ کہ اس سلسلہ کے خیالات جہاد کے خلاف ہین اس لئے وہ مروا دیا گیا اس کے بعد خوست کا ایک معزز مولوی جس کی خود امیر عزت کرتا تھا اور جس کے مُریدون مین دربار کے بڑے بڑے امراء شامل تھے اور جس کے مُریدون کی تعداد خاص افغانستان مین پچاس ہزار سے کسی طرح کم نہ تھی اور جو کہ سلطنت انگریزی اور سلطنت امیر ہر دو مین بڑی بڑی جاگیرون کا مالک تھا ۔ یہہ شخص بانی سلسلہ کی ملاقات کیلئے قادیان آیا اس بزرگ کا نام صاحبزادہ عبد اللطیف تھا اور وہ خوست کا رہنے والا تھا یہہ بزرگ دو یا تین ماہ قادیان مین ٹھہرا اور اس کے بعد اپنے وطن کو واپس چلا گیا اس کی واپسی پر ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان نے اس کو قید مین ڈالدیا اور چند مہینون کی قید کے بعد جس مین اس کو کئی دفعہ احمدی عقائد سے توبہ کر لینے کے لئے کہا گیا اور اس کو وعدہ دیا گیا کہ اگر وہ اپنے عقایدُ سے تائب ہوجاوے تو اس کی تمام جاگیرین بحال کردیجاوینگی اور پوری آزادی اور شاہی اعزاز حاصل ہو جائے گا مگر اس کے انکار پر اس کو سنگسار کیا گیا اگر مان بھی لیا جاوے کہ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کھلے طور پر عقیدہ جہاد کے برخلاف وعظ کہتے تھے مگر قانونی طور پر یہہ سزا اس جرم سے کوئی مناسبت نہین رکھتی ۔ یہہ بدرجہا سنگین ہے ۔

اب جبکہ امیر نے عام اعلان اس امر کا کر دیا ہے کہ اس کی قلمرو مین تمام مسلمان فرقون اور نیز غیر مسلمانون کو ایک جیسی آزادی حاصل ہے تو مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کی سنگین سزا اور بھی ایک راز سربستہ ہو جاتی ہے ۔ اس مین شک نہین ۔ کہ افغان ایک وحشی اور سرکش قوم ہے اور ان کے شرون سے محفوظ رہنے کیلئے امیر کو بعض دفعہ ایسے ذرائعہ اختیار کرنے پڑتے ہین جن کی حقیقت اور انصاف کو ہم نہین سمجھ سکتے جبکہ ہم بالکل ایک مخالف ہوا اور مخالف حالت مین زندگی بسر کرتے ہین یہہ بھی سچ ہے کہ متعصب ملاؤن نے سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کے متعلق شور برپا کیا ہوگا جس کے فرو کرنیکیلئے امیر کو سخت ذرائع استعمال کرنے پڑے ہون مگر کسی طرح سے غازی مہدی اور جہاد کے خلاف وعظ کہنے کی سزا سنگساری نہین ہو سکتی (یہہ اندھیر ہے) اب چونکہ امیر نے یہ اعلان دیدیا ہے کہ اس کی قلمرو مین کسی شخص کو اس کے مذہب کے متعلق تکلیف نہین دی جاتی اور تمام فرقون کو ایک ہی سی آزادی حاصل ہے اب ہم اُمید کرتے ہین کہ ہز میجسٹی امیر افغانستان مین احمدیون کو وہی آزادی عطا فرمائے گا جو اورون کو حاصل ہے اور مذہبی غیر مداخلت کے ثبوت مین وہ مولوی صاحب مرحوم کی اولاد کو ان کی اولاد کی جاگیر بحال کر دیگا اور جلاوطنی سے انہین اپنے وطن مالوف مین آنے کی اجازت دیگا ۔ اگر احمدیون کو آزادی مذہب اور آزادی خیالات دینے کیلئے امیر کے پاس کوئی اور دلیل نہ بھی ہو تو بھی اس کیلئے یہ ایک کافی دلیل ہے ۔ کہ برٹش گورنمنٹ کے لئے سلسلہ احمدیہ

کی تعلیم مفید ہو اس لئے بحیثیت انگریزی گورنمنٹ کے دوست و مددگار ہونے کے اسے یہہ تجویز فوراً اختیار کرنی چاہئے اگر جہاد کا انکار اس کے اپنے مذہبی اعتقادات کے خلاف ہے تو بھی برٹش گورنمنٹ کی خاطر اسے اپنی سلطنت مین اس تعلیم کی اشاعت ہونے دینی چاہئے ۔

اس مین کوئی شک نہین کہ اگر سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کھلے طور سے افغانستان مین اشاعت ہو جائے ۔ تو سرحدی قومین اپنے ہمسایون سے بہت سا اثر حاصل کرینگی اور اس طرح متعصب غازیون کے ہاتھ سے انگریزی افسرون کے قتل بند ہو جائینگے ۔ صوبہ خوست جو انگریزی علاقہ سے ملحق ہو اس مین قریباً پچاس ہزار ایسے آدمی ہین ۔ جو بحیثیت مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کے مرید ہونے کے سلسلہ احمدیہ کے سچ ہونے پر ایمان رکھتے ہین ۔ اور جن کو صرف یہی خطرہ ہے کہ اگر وہ کھلے طور سے اپنے اعتقادات اور ایمانیات کو ظاہر کرین تو ایسا نہو کہ اُن کا حال بھی ان کے مُرشد کا بنے اس خوف سے بعض اپنے ملک کو چھوڑ کر برٹش گورنمنٹ کے پُر امن راج مین آبسے ۔ مگر پچاس ہزار کے قریب اور ہین جن کو امیر اپنی ہند و رعایا کی طرح آزادی دیکر ممنون اور برگزیدہ بنا سکتا ہے ۔ مین یقین دلاتا ہون کہ بحیثیت رعایا ہونے کے ہز میجسٹی احمدیون کو سب سے زیادہ امن پسند اور بے ضرر پائیگا ۔ اور اگر وہ اپنے ملک مین ان کے عقائد کی اجازت دیگا تو وہ ایسا کام کریگا جو نہ صرف انگریزی گورنمنٹ کے منشاء کے مطابق ہوگا بلکہ عین اس کے اپنے مقاصد کے مطابق ہوگا ۔

محمد علی از قادیان

# ایک خط اور اُس کا جواب

## مقاصد نکاح

**سوال** ۔ جناب مولوی صاحب ۔ تسلیم ! اسلام مین نکاح کے مقاصد کیا کیا ہین غالباً صرف اولاد پیدا کرنا تو نہین ۔ انسان کی فطرت کا بھی لحاظ رکھا ہے یہی مجھ کو بمعہ حوالہ جات مطلوب ہے ۔ اُمید ہے آپ اس کا جواب بواپسی ڈاک برائے مہربانی عنایت کر کے مشکور کرین ۔

ٹھاکر دت شرما وید لاہور

## جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب من ۔ قرآن کریم پارہ اکیس ۲۱ مین لکھا ہے ۔ خلق لکم من انفسکم ازواجاً [۲] لتسکنوا [۱] الیہا وجعل بینکم مودۃ و رحمۃ [۳] ۔ ایک اور پارہ مین فرمایا ہے کہ اتاتون الرجال شھوۃ [۴] من دون النساء بل انتم قوم تجہلون ۔ اور فرمایا ہے کہ نساءکم حرث لکم ۔ اور فرمایا ہے کہ حفظت للغیب پارہ

پہلے نمبر سے معلوم ہوتا ہے کہ بی بی آرام اور سکون کے لئے بنائی ہین ۔ غمگسار ۔ ہزارون افکار مین آرام کا موجب ہے ۔

دوسرے نمبر سے ظاہر ہے کہ انسان مین طبعی طور پر دوستی اور محبت کرنا ایک فطرتی امر ہے اور دوستی اور محبت کے لئے یہ بی بی عجیب و غریب چیز ہے ۔ تیسرے نمبر مین بتایا گیا ہے کہ عورت نازک البدن اور ضعیف الخلقت ہے اور بچون کو جننے اور گھر کے انتظام رکھنے مین ذمہ دار اور ایک عظیم الشان بازو ہے پس اس کے متعلق رحم سے کام لو ۔ خدا نے اس کو رحم کیلئے بنایا ہے ۔ اس کی غلطیون اور فطرتی کمزوریون پر چشم پوشی کرو ۔ اور آدمیون مین قدرتی طور پر شہوت کا مادہ ہے اس کا قدرت نے محل بی بی اور عورت ہی کو بنایا ہے یہ چوتھی بات ہے ۔ بعد اس کے فرمایا کہ عورت کھیتی ہے ۔ اور بیج بونے کے قابل ہے ۔ جس طرح کھیت کا علاج اور معالجہ ضرور ہوا کرتا ہے اور اس مین خاص غرض ہوا کرتی ہے بنابرین عورت مین بھی بعض خاص خاص اغراض ہین ۔ جن سے ہمین متمتع ہونا چاہئے یہہ پانچوین بات ہے پھر عورت ننگ و ناموس اور مال اور اولاد کی محافظ اور مہتمم ہے یہ چھٹی بات ہے ۔ سردست ڈاک کا وقت ہے اور خطوط کی کثرت ہے ۔ اس لئے مختصراً عرض ہے اگر زیادہ تفصیل مطلوب ہو ۔ تو پھر اطلاع بخشین ۔

نور الدین

**درخواست نماز جنازہ** ۔ برادرم محمد سعید صاحب جو بھائی صاحب حامد شاہ صاحب سے اب چھوٹے تھے ۔ بدھ کی رات دس بجے کے بعد اس دنیا سے انتقال کر گئے ہین لہذا احمدی برادران ان کیلئے نماز جنازہ پڑھین کہ اللہ تعالیٰ اونکو غریق رحمت کرے ۔ محمد رشید ۔

# اجرت اشتہارات



| تقسیم صفحہ | سال | چھ ماہ | تین ماہ | یک ماہ | یک بار |
|---|---|---|---|---|---|
| پورا صفحہ | ۲۰۰ | ۱۱۰ | ۶۰ | ۲۵ | ۸ |
| ½ " | ۱۱۰ | ۶۰ | ۳۵ | ۱۴ | ۴ |
| ایک کالم | ۷۵ | ۴۰ | ۲۵ | ۹ | ۳ |
| ½ " | ۴۰ | ۲۰ | ۱۳ | ۵ | ۲ |
| ⅓ " | | | | | |
| ¼ " | ۲۲ | ۱۲ | ۷ | ۲½ | ۱⅛ |
| فی سطر | ۸ | ۴¼ | ۳¼ | ۱ | ۲ر |

۱ ۔ یہ اُجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے ۔ اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہو سکے گی ۔ بے فائدہ خط و کتابت سے طرفین کا ہرج ہے ۔

۲ ۔ اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہئیے ۔ مابعد کا کوئی حساب نہین ۔

۳ ۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہہ اُجرت ہے ۔ درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اُجرت چارج ہوگی ۔

۴ ۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا ۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا ۔

۵ ۔ اخبار صرف اُن مشتہرون کو دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ دس روپیہ سے کم نہو ۔ جو مشتہر اخبار لینا چاہین ۔ اون کو قیمت اخبار الگ دینی پڑے گی ۔

۶ ۔ ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ عہ فیصدی لیا جاویگا باہر سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہئیے ۔

۷ ۔ یہہ موجودہ اجرت اشتہار ہے ۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا ۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کرینگے ان کا اشتہار بند کر کے اون کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاوے گی ۔

۸ ۔ مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کہ کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اُجرت واپس کر دے

# ڈائری

## القول الطیب

۲۵ر فروری ۱۹۰۷ء (ظہر) فرمایا۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے لوگون پر اتمام حجت کر دی ہے۔ نشان پر نشان ظاہر ہو رہا ہے وہ جو حدیث مین آیا ہے کہ جیسے تسبیح کے دانے ٹوٹ پڑتے ہین اسی طرح متواتر نشان ظاہر ہون گے اسی وقت کے لئے تھا چنانچہ تم دیکھ رہے ہو کہ ایک نشان پورا ہو رہا ہے تو اس کے ساتھ ہی دوسرا پورا ہو جاتا ہے۔ طاعون کے متعلق ایک شخص نے ذکر کیا کہ لودیانہ مین پانچ پانچ جنازے ایک گھر کے ایک ہی وقت مین نکلے دوسرے نے یہان سے بارہ ۱۲ چودہ ۱۴ کوس کے فاصلہ پر ایک گاؤن کا ذکر کیا۔ کہ وہان نو ۹ آدمی ایک کنبے کے اکٹھے رات کو چنگے بھلے سوئے اور صبح تک مردہ پائے گئے پھر کچھ دیر کے بعد ایک لڑکا مر گیا۔ آپنے فرمایا۔ یہ خدا تعالیٰ کے قہری نشان ہین افسوس کہ لوگ اس پر بھی نہین سمجھتے الہام - ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم سے یہی سمجھ مین آتا ہے کہ جب تک خلقت رجوع الی الحق نہ کریگی یہ بیماری نہ جائے گی دیکھو اس سال سب کی رائے یہ بندھی تھی کہ طاعون سے یہ ملک بہت کچھ پاک ہو گیا ہے اور اب عنقریب بالکل صاف ہو جائے گا مگر اس سال پچھلے سالون سے بڑھکر حملہ ہوا ہے ایسا حملہ کہ کئی گھرانے تباہ ہو گئے ہین بعض گاؤن کے گاؤن خالی ہو گئے۔ وہ جو قرآن مجید مین ہے - وان من قریۃ الا نحن مہلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذاباً شدیداً - سب کچھ پورا ہو رہا ہے - قادیان کے متعلق مجھے الہام ہوا تھا - لولا الاکرام لھلک المقام - یعنی یہ گاؤن بھی ہلاکت کا مستوجب تھا مگر اکرام کے سبب محفوظ رکھہ لیا گیا جس کے متعلق اِنّہ اوی القریۃ ہے - اوی کے معنے تمام لغت کی کتابون مین یہی لکھے ہین کہ کسی مصیبت کے بعد پناہ دینا - قرآن مجید مین بھی انہی معنون مین استعمال ہوا ہے - الم یجدک یتیماً فاوٰی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے قادیان مین کچھ عذاب طاعون آنا تھا اور پھر اس کے بعد حفاظت ہو گی - عاجز اکمل نے خذ بیدک ضغثاً فاضرب بہ ولا تحنث کی نسبت پوچھا کہ اگر اس کے وہ معنے کئے جاوین جو عام مفسرون نے کئے ہین تو شرع مین حیلون کا باب کھل جائیگا۔ آپنے فرمایا چونکہ حضرت ایوب کی بیوی بڑی نیک خدمتگذار تھی اور آپ بھی متقی صابر تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے تخفیف کر دی اور ایسی تدبیر سمجھا دی جس سے قسم بھی پوری ہو جائے اور ضرر بھی نہ پہونچے - اگر کوئی حیلہ اللہ تعالیٰ سمجھائے تو وہ شرع مین جائز ہے کیونکہ وہ بھی اسی راہ سے آیا جس سے شرع آئی - اس لئے کوئی حرج کی بات نہین۔

(الحکم آف گویکے)

## ایک ضروری مراسلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے محترم صادق ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

چونکہ الحکم کی اگلی اشاعت مین ابھی خاصہ وقفہ ہے اس لئے مین ایک چھوٹا سا نوٹ آپکے معزز پرچہ مین جو بہت جلد شائع ہونیوالا ہے بھیجتا ہون اس کی اہمیت سے آپ بھی آگاہ ہونگے لہذا امید ہے کہ بجنسہ اسکو چھاپ دین ..

آپکا ہی خواہ ذلی یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

## علیگڈھ کالج مین سٹرائک

سٹرائیک کے جراثیم علیگڈہ کالج مین بھی پہونچ گئے اور وہان بھی یہ وبا پھوٹ نکلی۔ مین نے اس خبر کو نہائیت افسوس سے پڑھا ہے اور علیگڈہ کالج کے نوجوانون پر افسوس کئے بغیر نہین رہ سکتا۔ کیا وہ نوجوان جنہون نے علیگڈہ کالج کے آغوش مین تربیت پائی ہے اس احسان کا بدلہ یہ دینا چاہتے ہین کہ وہ کالج کو بدنام کرین یہ اخلاقی جرأت نہین اور یہ سیلف ریسپکٹ نہین کہ اپنے افسرون کے خلاف جنگ (خواہ وہ قلمی یا لسانی ہی ہو) کیلئے اٹھہ کھڑے ہون۔ کالج کے طالب علمون مین انقیاد اور اطاعت کا مادہ ترقی کرنا چاہیئے نہ خود پسندی اور زود رنجی کا۔ اس سے غداری اور نافرمانی پیدا ہوتی ہے گورنمنٹ انگلشیہ ہی کی بدولت ان کے کالج کی عزت اور وقعت ہے انہون نے خود کالج کو اس رتبہ تک نہین پہنچایا۔

سٹرائک کرنے والے نوجوانون نے اپنے کالج اور کالج کے سرپرستون کو بہت بڑا اخلاقی صدمہ پہونچایا ہے اور ایسی حالت مین کہ امیر کابل نے ابھی اُن کے کالج کو دیکھا ہے انگریز پروفیسر کے خلاف اس قسم کی حماقت پولیٹکل حقوق اور کالج کی وقعت کو سخت صدمہ پہونچانے والی ہے۔ روشن خیال مسلمانون کو ایسے شوریدہ سر نوجوانون کو اُن کے نفع ونقصان سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ میری رائے مین یہ سارا نقص مذہبی تعلیم کی کمی اور عملی کمزوریون کا ہے جو لوگ کہتے ہین۔ کہ وہان مذہبی تعلیم کی پابندی کی جاتی ہے وہ اس سٹرائک کے بعد شرمندہ ہون گے کیا اسلام یہ تعلیم دیتا ہے اگر علیگڈہ کالج ایسے طالب علم طیار کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ فوراً ایسے کالج کو بند کر دے۔ جو ملک اور قوم کیلئے کچھ بھی مفید نہ ہو گا۔ یہ نظیر علی گڈہ کالج مین بہت ہی بُری نظیر ہے۔ مین احمدی قوم کو مبارکباد دیتا ہون کہ وہ جس اسلوب پر اپنے نوجوان طیار کر رہی ہے وہ اسلام اور مسلمانون کے لئے انشاء اللہ مفید اور بابرکت ہون گے۔ اور گورنمنٹ کے لئے بھی ایک سود مند اور معتمد علیہ وجود ثابت ہون گے لاہور کے میڈیکل کالج کے طلباء کی سٹرائک کی نظیر موجود ہے جونہی اس ہڑتال کی خبر یہان پہونچی۔ اور حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خدام طالب علمون کو حکم دیا کہ تم کالج مین داخل ہو جاؤ۔ سب سے پہلے انہون نے کالج مین داخل ہونا اپنا فرض سمجھا اس کے بعد دوسرے طالب علم بھی داخل ہو گئے۔

اس وقت بھی مین علیگڈہ کالج کے احمدی نوجوانون سے بھی امید کرتا ہون کہ وہ اس سٹرائک مین شریک نہ ہون گے بلکہ مین یقیناً کہہ سکتا ہون کہ وہ شریک نہین۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ وہی مذہبی اور عملی تربیت۔ اور مین یقیناً کہتا ہون کہ ان کا امام اور پیشوا جس کے ہاتھ پر انہون نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے - اسی امر مین خوش ہے۔ کہ ایسی فتنہ پردازی کی راہون سے اجتناب کرتے ہین کیونکہ یہ بغی کا طریق ہے جو خدا اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہرگز پسند نہین۔

انگریزی قوم کے احسان کو ہم احمدی فراموش نہین کر سکتے اس لئے ان کے خلاف کسی آواز مین ہماری شمولیت مذہبی طور پر ناجائز اور گناہ ہے

یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم قادیان

۲۵ر فروری ۱۹۰۷ء

# ابو سعید عرب صاحب سفر مین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

مخدومی ومکرمی اخویم جناب مفتی صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عاجز آج کلکتہ صبح کیوقت پہونچگیا ۔ راستے مین مختلف لوگون سے ملاقات ہوئی مگر خاص کر ایک صاحب کا ذکر قابل ذکر ہے ۔ مغل سرائے کے سٹیشن سے ایک صاحب میرے ساتھ ہو لئے راستہ مین مجھ سے دریافت کرنے لگے ۔ کہ آپ نے کہان جانا ہے ۔ مین نے کہا کہ بنگالہ وبرہما کی طرف ۔ کہنے لگے کس غرض کیلئے ۔ مین نے کہا کہ اشاعت ریویو آف ریلیجنز کے لئے ۔ کہنے لگے کہ وہ کیا ہے ۔ مین نے کہا کہ وہ ایک رسالہ ہے ۔ جس مین اسلام کا سچا چہرہ دکھایا جاتا ہے اور ادیان باطلہ کی تردید کی جاتی ہے اور وہ قادیان سے نکلتا ہے ۔ قادیان کا نام سنتے ہی میری طرف متوجہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ مین آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہون اُن کے متعلق چند باتین ۔ کیونکہ بہت سی باتین ان کے خلاف مین نے سُنی ہین ۔ مگر فیصلہ نہین کیا کیونکہ جب تک دونون طرف کی باتین نہ سُنی جاوین ۔ فیصلہ کرنا دانشمندی سے بعید ہے ۔

سوال اوّل ۔ مرزا صاحب خدا کو مانتے ہین ۔

جواب ۔ اسنتے کیا منواتے ہین ۔

سوال کیس طرح ۔

جواب ۔ زندہ خدا کا یہ ثبوت ہے کہ وہ ایک واقع کی قبل از وقوع خبر دیتا ہے اپنے مُرسل کو ۔ اور بظاہر کوئی مادی اسباب موجود نہین ہوتے اور ان کے وقوع سے مومنون کے دلون مین تروتازگی پیدا ہوتی ہے اور مخالفین کو ذلت اور رسوائی ۔

سوال ۔ کیا نماز پنجگانہ کے قائل ہین ۔

جواب ۔ بلکہ تعجیل کی تاکید کرتے ہین ۔

سوال ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کیسے مانتے ہین ۔

جواب ۔ سید المرسلین

سوال ۔ وحی یا الہام کو مانتے ہین ۔

جواب ۔ وہ خود دعویٰ کرتے ہین کہ مجھ پر وحی ہوتی ہے ۔

سوال ۔ دلیل قرآن سے بیان کرو ۔

جواب ۔ ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموتتنزل علیھم الملائکۃ

سوال ۔ عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتے ہین ۔

جواب ۔ جو دوسرے انبیاء کی نسبت ۔

سوال ۔ فوت ہو گئے ۔ جواب ۔ ہان ۔

سوال ۔ کیا دلیل فوت ہونے مسیح کی ۔

جواب ۔ جو دوسرے نبیون کی وفات کی دلیل ۔

اس پر کہنے لگے کہ مسیح زندہ یا فوت شدہ ماننا کوئی ضروریات دین سے ہین ۔ مین نے کہا کہ لاریب جزو ایمان نہین ۔ کیونکہ اگر جزو ایمان ہوتا تو جب کوئی نیا شخص اسلام قبول کرتا تو اس سے اس بات کا بھی عہد لیتے کہ اس بات پر ایمان لانا کہ مسیح آسمان پر ہے مگر ایک بات کا خیال رکھنا نہائیت ضروری ہے ۔ وہ یہ کہ مسیح کو زندہ ماننے مین توحید باری مین نقص لازم ہے الحیّ القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم ۔ خدا کی صفت ہے نہ مسیح کی ۔

سوال ۔ یہ تو بڑا عمدہ عقیدہ ہے ۔ مولوی لوگ کیون مخالفت کرتے ہین

جواب ۔ نادانی وجہالت ۔ اس پر کہنے لگے ۔ اب مین سمجھ گیا خواہ اب کوئی کچھ ہی کیون نہ کہے ہرگز اس کی بات باور نہین کرونگا ۔ پھر مین نے استاذی المکرم حضرت مولوی حکیم الامۃ نور الدین صاحب کی کتاب نور الدین دکھائی ۔ پٹنہ پہونچنے تک یہ پڑھتے رہے آخر کہا کہ مین نے وہ بات اس کتاب مین دیکھی جو آج تک دیکھنے وسننے مین نہین آئی تھی ۔ خاصکر یاجوج ماجوج کی تحقیق ۔ میں جب یہ باتین کر رہا تھا تو تین اور شخص نہایت توجہ سے میری باتون کو سنتے تھے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ تینون حضرت اقدس کے خادمون مین سے ہین اور شاہجہان پور کے رہنے والے ہین اور آسام کی طرف جا رہے ہین اس وقت اس خوشی ومسرت کا اندازہ مین نہین لگا سکتا جو مجھے ہوئی پھر ہم چارون کلکتہ پہونچ گئے وہ دوسرے روز آسام کی طرف روانہ ہو گئے اور عاجز پرسون کٹک کی طرف اشاعت میگزین کے لئے جاویگا ۔ اور عید کے دوسرے روز وہان سے رنگون ۔

ایک بات میرے خیال مین آئی ہے وہ یہ کہ مدرسہ کو بھی روپیہ کی بہت ضرورت ہے ۔ اور ایک سہل تدبیر سے معقول رقم ہو سکتی ہے ۔ مین نے ہر ایک احمدی بھائی کے گھر مین ایک ایک ہنڈیا رکھوادی ہے اور گھر مین اُن کے تاکید کر دی ہے کہ آٹا گوندتے وقت کچھ آٹا صبح وشام اوس مین ڈالدیا کرین اور آٹھوین روز ایک یا دو مستعد شخص اس کو ہر گھر سے اکٹھا کرکے ایک جگہ جمع کرین اور مہینہ مین اوس کو فروخت کرکے ان کی رقم مدرسہ تعلیم الاسلام مین بھیجدیا کرین جہان چاولون کا رواج ہو وہان چاول اکٹھے کئے جاوین ۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس سے عمدہ مدد مل جائے گی اور اس کی ابتداء قادیان دار الامان سے ہی ہونی چاہیئے تاکہ اس کی تقلید تمام جماعتیں کرین ۔

خادم قوم ۔ عاجز ابو سعید عرب ۱۱ رنومبر سنہ ۱۹۰۶ء کلکتہ



# بدر خواتین

(ایک خط سے اقتباس جو کہ ایک غیر احمدی خاتون نے مسز اکمل کے نام لکھا ہے)

" پیاری ہمشیرہ ۔ بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ محبت نامہ آپکا موصول ہو کر کاشف مندرجہ فیہ ہوا اخبار بدر تو بہت ہی عمدہ ہے ہم سب لوگونکو نہائیت پسند آیا باتین بہت معقول ودلچسپ ہین اس کے پڑھنے سے ہمارا خیال ہو گیا ہے کہ مرزا صاحب کی تقریر موثر ہے اُن کے اچھے اور رہنما ہونے مین شک نہین ہے ۔ عموی حکیم لطیف احمد صاحب (جو ہماری تمام برادری مین سب سے زیادہ دانشمند وقابل ہین) بھی مرزا صاحب کی بڑی تعریف کرتے ہین وہ بہت روز سے اُن کو جانتے ہین ۔ کہ جو کچھ مرزا صاحب کہتے ہین وہ بناوٹی بات نہین ہے نہ وہ ریاکار ہین ۔ وہ سچے رہنما ہین ۔ خدا اور رسول کو پہچاننے والے اسلام کی حالت تنزل کو ترقی دینے والے ہین ۔ صرف مسیح موعود ان کو ہم لوگ نہین کہتے ہین ورنہ اُن کے قول کو جھوٹ نہین جانتے اور یہ جو آپنے تحریر فرمایا ہے کہ اس اخبار سے مرزا صاحب کا مذہب معلوم ہو جاویگا کیا اُن کے مذہب سے ہم ناواقف ہین اور ان کے مذہب سے ہمارا مذہب جُدا ہے ؟ نہین ! ہمارا مذہب اُن کا مذہب آپکا مذہب سب ایک مذہب محمدی ہے ۔ فرق کچھ نہین ہے صرف اُن کے مسیح موعود ہونے کے ہم لوگ قائل نہین ہین ورنہ ان کے قول وفعل کے منکر نہین ہین ۔ اس اخبار مین آپ کے صاحب کا نظم بھی دیکھا نہایت ہی اچھا دل پسند نظم ہے ۔ عموی حکیم لطیف احمد صاحب (جو بڑے بھاری شاعر ہین) اس نظم کی اور اس کو دیکھ کر آپ کے میان کی قابلیت کی بیحد تعریف کرتے ہین ۔

---

نوٹ معزز خاتون پھر غور کرے کیا وہ جو سچا راہ نما اور خدا اور رسول کے احکام پہچاننے والا ہے ۔ اُس نے دعویٰ مسیحیت اپنے پاس سے بنا کر دیا ہے !!! ایڈیٹر

# اُردو و ہندی کیرکٹرس

اُردو و ہندی کا مسئلہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ مین پچھلے دنون بڑے زور و شور سے چھڑ چکا ہے جس مین زیادہ تر زبان (لینگویج) کو بھی دخل تھا۔ میرا مُدعا اس وقت اُن پرانے جھگڑون کو نیا کرنے اور گڑے مُردے اکھیڑنے کا ہرگز نہین بلکہ مین وقتی حاجتون مقامی ضرورتون اور بیجا تعصبات سے الگ تھلگ رہ کر صرف اُردو و ہندی لکھاوٹون پر ایک نئے رنگ کی فلسفیانہ نظر ڈالنا چاہتا ہون۔ اردو لکھاوٹ (اُردو کیرکٹر) مین عربی کیرکٹر بھی شامل ہے اور اسی طرح ہندی کیرکٹر مین سنسکرت کیرکٹر اور انگریزی لکھاوٹ بھی داخل ہے۔ اس مضمون کے لکھنے کا باعث یہ ہے کہ میرے دو تین نوجوان دوستون کو ہندؤن کی صحبت اور ان کی زیادہ باتین سننے سے یہ غلط فہمی واقع ہو گئی ہے کہ ہندی کیرکٹر کے مقابلہ مین اردو کیرکٹر ناقص ہے۔ اردو مسلمانوں کی مذہبی زبان (لینگویج) نہین۔ بلکہ ہندو و مسلمان دونون اس سے برابر تعلق رکھتے ہین۔ لیکن اردو کیرکٹر اگر ہندی کے مقابلہ مین ناقص ثابت ہو جائے تو البتہ اس نقص کا ازالہ کے طرز تحریر تک متعدی ہو جانا ممکن ہے۔ مجھ کو معلوم ہے کہ ملک کے اکثر ہندو اور بعض اہل اسلام بھی مذکورہ بالا غلط فہمی مین مبتلا ہوتے تھے اور ملک کے کئی صاحب علم و وسیع النظر اشخاص نے اس غلط فہمی کو رفع کرنے کی کوشش اپنے اپنے طرز پر کی ہے لیکن مین اس وقت اپنے اُن ہی دو تین جنٹلمین دوستون کے مذاق کیموافق عرض کرنا چاہتا ہون۔ اس خیال سے کہ ممکن ہے اور کسی کو بھی فایدہ پہونچ جائے۔ یہ مضمون شائع کیا جاتا ہے۔

عقل و فہم و فکر اور مدرکہ و حافظہ وغیرہ قیمتی قویٰ صرف دماغ سے ہی تعلق رکھتے ہین۔ دماغ مین اون کے نشوونما کا سرانجام قوائے ظاہری سے ہوتا ہے اور اس کام مین آنکھین بہت بڑا حصہ لیتی ہین۔ جس چیز کو آدمی دیکھتا ہے دونون آنکھون سے خطوط شعاعی نکلکر اسی چیز پر پڑتے ہین۔ اور زاویہ بناتے ہین۔ جس قدر کوئی چیز زیادہ فاصلہ پر ہوتی ہے اُسیقدر اس کے دیکھنے مین دونو آنکھون کے نکلے ہوئے خطوط کا زاویہ حادہ بنتا ہے۔ اور جس قدر قریب ہوتی ہے اوسیقدر زاویہ منفرجہ ہو جاتا ہے۔ غرضکہ جس چیز کو دیکھنا ہو اس پر دونون خطوط کا مل جانا نہایت ضروری ہے۔ یہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ آدمی دو آنکھون کے دونون خطوط شعاعی سے ایک ہی وقت مین دو علیحدہ علیحدہ چیزین دیکھ سکے اگرچہ ہپناٹزم (مسمریزم کی قسم سے ایک فن ہوتا ہے) والون نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ اپنی دونون آنکھون سے نگاہ کے دونون خطوط متوازی نکال سکین اور دو آنکھون سے دو علیحدہ علیحدہ چیزین ایک ہی وقت مین دیکھین مگر درحقیقت اس مین کامیابی حاصل ہونا غیر ممکن ہے۔ ہپناٹزم والون کو مشق ہو جاتی ہے کہ وہ قریب قریب کی چیزون پر ایک دھندلی نظر ایک ہی وقت مین ڈال سکتے ہین لیکن اُن دونون چیزون مین سے ہر ایک چیز کے دیکھنے مین دونون آنکھون کے نظری خطوط کو دخل ہوتا ہے یہ نہین ہوتا کہ تنہا ایک آنکھ ایک چیز اور تنہا دوسری آنکھ دوسری چیز کو دیکھ سکے۔ اگرچہ یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے کہ آنکھون سے خطوط شعاعی نکلتے ہین یا آنکھوں پر اشیاء کا عکس منطبق ہوتا ہے لیکن دونون صورتون مین اس نتیجہ پر کہ دونون آنکھون سے ایک وقت مین ایک ہی چیز دیکھی جا سکتی ہے۔ کوئی حرف نہین آتا۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اصل مُدعا یہ ہے کہ جب آدمی کو اپنی عقل و تمیز اور دیگر قوائے دماغی سے کام لیتے ہوئے کسی چیز پر نظر ڈالنی پڑتی ہے تو ایسی حالت مین وہ فطرتی طور سے چاہتا ہے کہ ایک وقت مین ایک ہی چیز پر نظر رہے یہان تک کہ موٹے قلم سے لکھی ہوئی تحریر کو پڑھتے ہوئے اس قدر غور و خوض و عقل سے کام نہین لیا جا سکتا جس قدر کہ باریک قلم سے لکھی ہوئی تحریر کے مطالعہ مین آدمی غور و فکر کر سکتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ موٹے قلم سے لکھے ہوئے الفاظ زیادہ جگہ گھیرتے ہین۔ اور ایک وقت مین پڑھنے والے کی نظر زیادہ الفاظ پر نہین پڑ سکتی اور اس لئے بوقت مطالعہ نظر کو تیز رفتاری کے ساتھ سطرون پر سفر کرنا پڑتا ہے اور قوائے دماغیہ بہت کم اپنا کام کر سکتے ہین۔ باریک لکھاوٹ مین چونکہ اس کے خلاف ایک وقت مین کئی کئی الفاظ باسانی زیر نظر آ سکتے ہین۔ اس لئے قواء دماغی کو اچھی طرح کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے باریک یا موٹے قلم سے لکھنا ایک اعتباری امر ہے اور اسی اُردو ہندی دونون فایدہ اُٹھا سکتی ہین۔ اب دونون کے طرز تحریر (کیرکٹر) پر جب غور کیا جاتا ہے تو ہندی مین ایک ایک حرف علیحدہ لکھا جاتا ہے اور یہی نہین کہ صرف آوازون کے لئے علیحدہ علیحدہ حروف (کانسُننٹ) ہون بلکہ اعراب کی جگہ بھی ایک ایک حرف (واوِل) علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے پس نہایت آسانی سے یہ بات سمجھ مین آسکتی ہے کہ اُردو کیرکٹر کا ایک لفظ قایم مقام ہوتا ہے ناگری کے ایک حرف کے اور اُردو کا ایک جملہ قایم مقام ہوتا ہے۔ ناگری کے ایک لفظ کے اسی سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ اُردو کیرکٹر کے مطالعہ مین غور و فکر سے جس قدر کام لیا جا سکتا ہے ہندی کے مطالعہ مین غیر ممکن ہے کیونکہ ہندی کے علیحدہ علیحدہ حروف پر (جو تعداد مین پچاس سے بھی زیادہ ہین) نظر ڈالکر ان کی شناخت پھر اون کو ملاکر الفاظ بنانا پھر الفاظ کے معانی کا تصور پھر الفاظ کو بناکر جملے بنانا پھر بامعنی جملون کے تصور تک پہونچنے مین دماغ کو بہت زیادہ کام کرنا پڑ جاتا ہے۔ بخلاف اُردو کے کہ اس مین ہر ایک لفظ پر اس طرح نظر پڑتی ہے جیسے ہندی کے ایک حرف پر۔ اِس کے علاوہ جو عبارت اردو کیرکٹر ایک سطر مین ادا کر سکتا ہے۔ ہندی کے لئے وہی عبارت لکھنے مین کم سے کم تین سطرین درکار ہوتی ہین۔ جو لوگ فلسفۂ زبان اور فلسفۂ تحریر سے واقف اور علامتون کے متعلق عمیق نظر رکھتے ہین وہ خوب جانتے ہین کہ لکھاوٹ کا یہ سب سے ادنیٰ درجہ ہے کہ ہر ایک آواز کیلئے ایک علیحدہ حرف لکھا جائے اس درجہ سے بڑھکر جب کیرکٹر مین ترقی ہوتی ہے تو کئی کئی آوازون کے مجموعہ یعنی ایک ایک لفظ کیلئے ایک ایک علامت مقرر ہو جاتی ہے جیسا کہ ۱ با للہ ۱ علم کی بجائے الم یا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بجائے صلعم اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے رضؓ وغیرہ۔ جون جون لکھاوٹ مین ترقیات ہوتی جاتی ہین پڑھنے اور لکھنے مین آسانی اور دماغون کو غور و فکر کا زیادہ موقع ملتا ہے اور ہر قسم کی ترقیات کا مادہ بڑھتا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے سب سے ادنیٰ درجہ کی طرز تحریر (ہندی کیرکٹر) کو کام مین لانیوالے لوگون کے دماغ بہت ہی کم اعلیٰ نمونہ دکھا سکے ہین۔ مذہب۔ فلسفہ تاریخ۔ اخلاق وغیرہ ہندون کی جس چیز کو دیکھئے قابل مضحکہ باتین نظر آتی ہین اور دماغون کے کُند ہونے کا یہین ثبوت ملتا ہے اگرچہ انگریزی کیرکٹر بھی ہندی ہی کی اقسام مین داخل ہے مگر انگریزی کتابون کا عموماً باریک قلم سے لکھا جانا اور صدہا بلکہ ہزارہا مخففات کا مستعمل ہونا بھی بہت سی خامی

ھ اردو کیرکٹر مین اکثر الفاظ لکھے جاتے ہین۔ جب اس سے بھی بڑھکر ترقی ہوتی ہے تو کئی کئی لفظون یعنی جملون کے لئے ایک ایک علامت مقرر ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ

پوری کر دیتا ہے۔ پھر بھی فرنگیوں کو ایسی طرز تحریر کا نقص محسوس ہوا ہے اور اون کو شارٹ ہینڈ رائیٹنگ کا فن ایجاد کرنا پڑا ہے لیکن اُردو کیرکٹر بجائے خود شارٹ ہینڈ رائٹنگ ہے۔ اور اس سے بہتر شارٹ ہینڈ رائٹنگ ایجاد ہونا مشکل ہے پس عربی طرز تحریر کو سنسکرت کی طرز تحریر سے ناقص بتانے والوں کو غور کرنا چاہئے کہ وہ ننگی کا نام کافور رکھ رہے ہیں۔

## الراقم

اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء

---

## الناس علیٰ دین ملوکہم

ایک مشہور جملہ ہے جس کے ساتھ اگر ان پیشگوئیوں کو بھی پڑھا جاوے جو آخری زمانہ میں صلیب کے غلبہ کی نسبت تھیں تو آجکل اپنی حالت پر افسوس آتا ہے۔ کہ ہم کس قدر باوجود مسلمان ہونے کے عیسائیت کے رنگ میں رنگے جا چکے ہیں ہم ہی میں سے ایک فرقہ ہے جو عیسےٰ کو اپنی صفات میں بے مثل و عدیم النظیر سمجھ بیٹھا ہے اور اس کے ساتھ کچھ ایسے اوصاف مختص کر دئے ہیں کہ سچ مچ خدا کے دہنے ہاتھ پر بٹھا دیا ہے۔ مثلاً اب تک زندہ آسمان پر موجود بجسدہ العنصری ہونا حوادث زمانہ کے اثر سے محفوظ لایزول ولا یحول۔ مُردوں کو زندہ کرنا وغیرہ ذالک۔ پھر لباس۔ قطع وضع میں بھی اس قوم کا بہت کچھ تشابہ اختیار کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ تاریخیں اور مہینے بھی یہی متداول بین الناس ہیں یہاں تک کہ کسی مسلمان سے پوچھو کہ آج چاند کی کیا تاریخ ہے تو بہتیرے ایسے ہیں جو نہ بتلا سکیں گے بلکہ بعض حضرات تو ایسے بھی ہیں جنہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ سن ہجری کون سا ہے۔ اس غفلت و ذہول و خود فراموشی سے میرے دل پر سخت صدمہ گذرتا ہے خصوصاً اس وقت جب میں دیکھتا ہوں کہ اسلامی اخبارات بھی نئے سال کی مبارکباد اسی سن کے چڑھنے پر دیتے ہیں اور اپنے سال کی تو ان کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ ایک اعتبار سے تو میں اپنے بھائیوں کو معذور سمجھتا ہوں کیونکہ ہمارا سال تو ایک قوم کی مہربانی سے رونے پیٹنے سے شروع ہوتا ہے۔ پس اس پر مبارک کیسی! مگر تاہم پچھلے سال کے ریویو اور آئندہ سال کے انتظام کے لئے اگر اور نام کے اسلامی اخبارات نہ سہی لیکن ہمارے معزز جرائد الحکم و بدر ریویو ہجری سال کو پسند فرماویں۔ تو نہائت ہی انسب ہو آئندہ مرضی۔ شائد وہ موجودہ ترتیب و صورت میں بہتری دیکھتے ہوں اور میری استدعا کو تنگدلی اور کم فہمی پر محمول فرماویں۔ اکمل آف گولیکے

## والذین ھم علیٰ صلوٰتہم یحافظون

مُومن کی یہ بھی ایک صفت ہے کہ وہ اپنی نماز کی محافظت کرے۔ محافظت میں اس کا اول وقت پر پڑھنا بھی شامل ہے۔ آج کل اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ایسی نعمت دیدی ہے جس کے وسیلہ سے ہم اوقات کو خوب پہچان سکتے ہیں اگر اسی نیت سے گھڑیاں رکھی جاویں تو ایک پنتھ دو کاج کے مصداق ہوں۔ جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے پوچھا کہ یہ جھروکہ کس لئے ہے تو اس نے عرض کیا کہ ہوا کے لئے۔ تو آپ نے فرمایا اگر بہ نیت اذان ہو تو دونوں فائدے ہیں۔ گھڑیاں رکھنے کو تو بہت رکھ لیتے ہیں مگر نمازوں کے لئے اس سے فائدہ بہت کم لوگ اُٹھاتے ہیں۔ خصوصاً اس لئے کہ ٹھیک وقت دینے والی کم قیمت گھڑیاں بمشکل ملتی ہیں میں خود حیران تھا مگر میں نے چھ ماہ ہوئے پیر قمر الدین اینڈ سنز جہلم کے اٹھی سے ایک معمولی قیمت پر گھڑی لی ہے جو بہت صحیح وقت دیتی ہے۔ جن صاحبوں کو ضرورت ہو وہ صاحب موصوف سے طلب کر کے میری طرح فائدہ اوٹھائیں اور آجکل کے اشتہار بازوں کے نقصان سے محفوظ رہیں۔ عمدہ پیبل عینکیں بھی ارزاں فروخت کرتے ہیں (اکمل)

---

# ڈاک کی بدانتظامی اور ادنیٰ ملازمین کی شرارت

آجکل ہمارے دفتر میں بیشمار شکائتیں خریداروں کی طرف سے رسالہ نہ پہونچنے کی آتی ہیں۔ بعض کو مکرر سہ کرر بھیجا جاتا ہے مگر اون کو ایک بھی نہیں پہونچتا۔ مثلاً منشی رحمت اللہ صاحب ناظم برانچ علا اسلامیہ سکول لاہور کو چھ ماہ سے متواتر پرچہ نہیں پہونچتا۔ کئی پرچے مکرر سہ کرر بھیجے گئے مگر وہ شکایت کرتے رہے کہ پرچہ نہیں پہونچتا۔ آخر ۳ فروری ۱۹۰۷ء کو چھ ماہ گذشتہ کے مختلف پرچے ایک ہی پیکٹ میں ان کے نام بھیجے گئے اور قادیان کے سب آفس سے باقاعدہ اس پیکٹ کی رسید بھی لی گئی۔ مگر افسوس کہ وہ پیکٹ بھی پہلے کی طرح خورد برد ہو گیا اور اون کا خط آیا کہ پرچہ نہیں پہنچے۔ پوسٹماسٹر جنرل کو اس کی رپورٹ کیگئی ہے۔ ڈاک میں یہ بدنظمی سخت مُضر ہے۔ ذمہ دار حکام توجہ فرماویں۔ والسلام

فقیر اللہ۔ نائب ناظم میگزین ۱۳ فروری ۱۹۰۷ء

---

# کچھ نقشبندیوں کی نسبت

ناظرین الحکم کو تو خوب معلوم ہے مگر بعض ناظرین "بدر" پر بھی یہ امر مخفی نہو گا کہ عاجز نے جو نقشبندیوں کے اتمام حجت کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا۔ اس کا جواب ابھی تک نقشبندیوں سے مجھے نہیں ملا۔ ہاں ایک سجادہ نشین یونہی بگڑ بیٹھے۔ جب بار بار کہا گیا کہ میں نے تو آپ ہی کے مجدد الف ثانی کے کلمات پیش کئے ہیں تو یہ جواب دیا کہ بھلا اون کے ساتھ کیا نسبت۔ وجہ پوچھی گئی تو یہ بتائی کہ مجدد صاحب کو کبھی کسی نے فریبی اور دھوکہ باز نہیں کہا نہ وہ کسی مباحثہ میں مغلوب ہوئے نہ اون کے منہ سے ایسے کلمات نکلے۔ جیسے اِس زمانہ کے علماء نے خلاف شرع قرار دیا۔

ہم اس کے جواب میں "توزک جہانگیری کی یہ عبارت نقل کرتے ہیں۔ دیکھئے بادشاہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ علماء کے فتویٰ کے مطابق ہی کیا ہوگا۔ اس عبارت سے رجوع بھی ثابت نہیں۔ یہاں یہ بات ثابت ہو جائیگی کہ خدا کے پاک بندوں سے دنیا کے فرزندوں نے ہمیشہ دشمنی کی ہے اور ہمیشہ ان کو بدظنی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ وہ عبارت مندرجہ ذیل ہے۔ اکمل آف گولیکے۔

"درین ایام بعرض رسید کہ شیخ احمد نام شیادی در سرہند دام زرق وسالوس فروچیدہ بسیارے از ظاہر پرستان بے معنی را صید خود کردہ۔ و بہر شہرے و دیارے یکے از مریدان خود را کہ آئین دکان آرائی و معرفت فروشی و مردم فریبی را از دیگران پختہ تر دانند خلیفہ نام نہادہ فرستادہ و مزخرفاتے کہ مریدان و معتقدان خود نوشتہ کتابے فراہم آوردہ مکتوبات نام کردہ دران چند مہملات بسا مقدمات لاطائل مرقوم گشتہ کہ بہ کفر و زندقہ منجر میشود از ان جملہ در مکتوبے نوشتہ کہ در اثنائے سلوک گذارم بمقام ذی النورین افتاد مقامے دیدم بغائیت عالی و خوش بصفا ازاں جا در گذشتم

بمقام فاروق پیوستم و از مقام فاروق بمقام صدیق عبور کردم و ہر کدام را تفصیلے در خود آں نوشتہ و از آں جا بمقام محبوبیت واصل شدہ۔ مقامے مشاہدہ افتاد و تجلیات متنوع و ملون خود را بانواع انوار و الوان منعکس یافتم یعنے استغفر اللہ از مقام خلفا در گذشتہ بعالی مرتبت رجوع نمودم۔ و دیگر گستاخیہا کردہ کہ نوشتن آں طول دارد و از ادب دور است۔ بنابریں حکم فرمودم کہ بدرگاہ عدالت آئین حاضر سازند حسب الحکم بملازمت پیوست و ہرچہ پرسیدم جواب معقول نتوانست سامان نمود و باعدم خرد و دانش بغایت مغرور و خودپسند ظاہر شد۔ صلاح حال او منحصر دریں دیدم کہ روزے چند در زندان ادب محبوس باشد تا شیفتگی مزاج و آشفتگی دماغش قدرے تسکین پذیرد و شورش عوام نیز فرو نشیند۔ لاجرم بانی رائے سنگھ دلن حوالہ شد کہ در قلعہ گوالیار مقید دارد"

## کتاب ڈائری

یہ ڈائری اُس وقت کی ہے جب کہ حضرت اقدس اللہ کے مکان میں ہوتے تھے اور اس کو صاحبزادہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب نے لکھ کر اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان کے جلد ۲ نمبر ۱ میں درج کیا ہے اور وہاں سے ہم نقل کرتے ہیں رسالہ تشحیذ الاذہان اب ماہوار ہوگیا ہے یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ تھوڑے عرصہ میں اس نے ایسی نمایاں ترقی کی ہے۔ کیا بدر کے خریداروں کو یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ وہ اس رسالہ کی خریداری اور اعانت کی طرف توجہ کریں؟ مبارک ہو وہ جوان قابل قدر موتیوں سے بروقت اپنے معلومات کے تاج کو مزین کرتا ہے۔ ایڈیٹر۔

امیر حبیب اللہ خان والئے افغانستان کی آمد پر فرمایا کہ لوگ اس کیلئے بڑے بڑے جلسے کرتے ہیں اور اس کے آنے پر خوش ہیں۔ مگر ہم اس کو آمد نا با برکت سمجھتے ہیں ہم اس آدمی کی پرواہی کیا کرتے ہیں جو خدا کے احکام پر عمل نہ کرے ہمارا بادشاہ خدا ہے اور امیر حبیب اللہ اس کا مجرم ہے کیونکہ اس نے بلا کسی حق کے صاحبزادہ عبد اللطیف کو محض اس لئے کہ وہ گورنمنٹ انگریزی سے جہاد کو ناجائز قرار دیتے تھے قتل کیا اور پھر نہایت بیدردی کے ساتھ اور ایسے شخص کے لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے من قتل مومناً متعمداً فجزاءہ جہنم۔ یعنے جو شخص کہ ایک مومن کو بلا کسی کافی عذر کے قتل کرے پس اس کی سزا جہنم ہے پس ہم تو الٰہی فیصلے کے منتظر ہیں اور یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے شخص پر میرا غضب نازل ہوگا پس خدا کے غضب سے اور کونسی چیز ہے جو خطرناک ہو۔

حضرت صاحب مسواک کو بہت پسند فرماتے ہیں اور علاوہ مسواک کے اور مختلف چیزوں سے دن میں کئی دفعہ دانتوں کو صاف کرتے ہیں۔ اور نبی کریم کی بھی یہی سنت تھی پس سب کو چاہیئے کہ اس طرف بھی توجہ رکھا کریں۔

فرمایا کہ لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اور مسلمان ہیں لیکن وہ اصل میں نہیں ہوتے۔ زبانی اقرار تو ایک آسان بات ہے لیکن کرکے دکھانا اور بات ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسب الناس الایہ۔ یعنے کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ صرف یہ کہنے سے کہ ہم ایماندار ہیں ابدا چھوڑ دیئے جاوینگے نہیں جب تک کہ آزمائش نہ ہو ایمان کوئی حقیقت نہیں رکھتا بہت لوگ ہیں جو آزمائش کے وقت پھسل جاتے ہیں اور تکلیف کے وقت ان کا ایمان ڈگمگا جاتا ہے۔ ایک یہودی کا قصہ ہے جو کہ ایک بڑا طبیب گذرا ہے اور جس کا نام ابوالخیر تھا کہ ایک دفعہ وہ ایک کوچہ میں سے گذر رہا تھا جبکہ اس نے ایک شخص کو یہ پڑھتے ہوئے سنا کہ احسب الناس الایہ اگرچہ وہ یہودی تھا اُس نے آیت کو سن کر اپنے ہاتھوں سے ایک دیوار سے ٹیک لگالی اور سر جھکا کر رونے لگا۔ جب رو چکا تو اپنے گھر آیا اور جب رات سو گیا تو اس نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انہوں نے اسکو فرمایا کہ اے ابوالخیر تعجب ہے کہ تیرے جیسا فضل و کمال والا انسان مسلمان نہ ہو۔ صبح جب اٹھا تو اس تمام شہر میں اعلان کردیا کہ میں آج مذہب اسلام قبول کرتا ہوں فرمایا کہ یہودی اگرچہ آجکل بہت تھوڑے ہیں لیکن وہ اصل میں بہت سے مسلمان ہوگئے تھے جیسا کہ اوپر ایک قصہ بیان بھی کیا ہے کچھ تو آنحضرت کے زمانہ میں اور کچھ دیگر سلاطین کے زمانہ میں۔ ایک شخص کا قصہ ہے کہ اس نے ایک یہودی کو بہت نصیحت کی کہ تو مسلمان ہوجا۔ اُس یہودی نے جواب دیا کہ میں جانتا ہوں کہ اسلام کوئی آسان مذہب نہیں صرف منہ سے کہدینا کوئی بڑی بات نہیں کہ ہم مسلمان ہیں دیکھ میں نے ایک اپنے بیٹے کا نام خالد رکھا تھا یعنے ہمیشہ رہنے والا اور دوسرے دن اس کو گاڑ بھی آیا تھا پس صرف نام رکھنے سے کچھ نہیں ہوتا انسان کا نام رکھا ہوا اگر غلط ہو جاتا ہے تو خدا کا نہیں خدا جس کا نام رکھتا ہے وہی ٹھیک ہوتا ہے ایک دفعہ ہمارے والد صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ آسمان سے تاج اترا اور انہوں نے فرمایا یہ تاج غلام قادر کے سر پر رکھدو (آپ کے بڑے بھائی) مگر اس کی تعبیر اصل میں ہمارے حق میں تھی جیسا کہ اکثر دفعہ ہوجاتا ہے کہ ایک عزیز کے لئے خواب دیکھو اور وہ دوسرے کے لئے پوری ہوجاتی ہے اور دیکھو کہ غلام قادر تو وہی ہوتا ہے جو قادر کا غلام اپنے آپ کو ثابت بھی کرے اور انہیں دنوں میں مجھ کو بھی ایسی ہی خوابیں آتی تھیں پس میں دل میں سمجھتا تھا کہ یہ تعبیر الٹی کرتے ہیں۔ اصل میں اس سے میں مراد ہوں۔ سید عبد القادر جیلانی نے بھی لکھا ہے کہ ایک زمانہ انسان پر ایسا آتا ہے کہ اس کا نام عبد القادر رکھا جاتا ہے جیسا کہ میرا نام بھی خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے عبد القادر رکھا ہے۔

فرمایا کہ انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں۔ بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بالکل خیال کے چھوڑ بیٹھے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہوجاتے ہیں۔ میں حقہ کو منع کہتا۔ اور نہ جائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے۔

## عبرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضور سیدی و مولائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بہت سے تیرے دشمن کرگئے دنیا کو ہیں خالی
جو کچھ رہ چار ہیں باقی تو شامت انکی اب آئی

یہ شعر جنوری ۱۹۰۶ء کے اول نمبر اخبار بدر میں شائع ہوا تھا اس کے بعد لدھیانوی فرسلم سے دنیا پاک ہوئی اور آج عبد المجید واعظ دہلوی جس نے ۱۹۰۴ء میں سخت سے سخت مخالفت حضور علیہ السلام کی بتقریب جلسہ دہلی کی تھی یکایک صحیح و سالم تندرست جالی باہر سے ایک عمارت مدرسہ وغیرہ کی کراہا تھا بوقت ۹ بجے صبح کے اپنے گھر آیا اور آتے ہی بعارضہ فالج منٹوں کے اندر اندر دنیا سے رخصت ہوا کل بروز اتوار ۳ بجے بعد دوپہر قطام الدین پیدل مدرسہ کے لڑکوں کو ساتھ لیکر گیا تھا۔ افسوس ایسی عبرتناک موت ہوئی۔ اللہم احفظنا

عاجز حضور کا ادنیٰ غلام قاسم علی از دہلی۔ تراہا بیرم خان

## الخطبہ

میں اپنی پندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی متقی سے کرنا چاہتا ہوں دار الامان کے باشندہ کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہوں حضرت مسیح موعود کی تجویز کو سب سے مقدم رکھتا ہوں بعد ازاں بزرگان ملت کی تجویز۔ اگر دار الامان میں ایسا موقعہ میسر نہ آوے تو اضلاع مظفر نگر انبالہ ڈیرہ دون میرٹھ کے باشندہ کو بوجہ قریب اپنے مسکن کے ترجیح دونگا تقوی و دیگر امور مستفسرہ کا فیصلہ بزرگان ملت یا دیگر مقامی بزرگوں کی رائے سے ہوگا۔ اس معاملہ میں جملہ خط و کتابت بذریعہ ایڈیٹر بدر یا براہ راست احقر کے نام ہو۔ المشتہر حبیب اللہ احمدی۔ مدرس چھینی کا گاڑہ۔ ڈاکخانہ سہارنپور۔

## شعر و سخن

(از حضرت میر ناصر نواب صاحب)

پھاگن میں ہوئی ہے سخت برسات
ساون کو بھی جس نے کردیا مات
طاعون و وبا و زلزلوں کی
بدخبریاں آرہی ہیں دن رات
موسم میں بہار کے پڑی برف
قادر کی یہ پوری ہوگئی بات
اعدا کو ہمارے ہوگیا کیا
ہے اُنپہ خدا کا قہر ہیہات
کیا ہوگئے علم و فہم اِن کے
مہدی کی یہ مانتے نہیں بات
عیسےٰ کو سمجھتے ہیں یہ دجّال
دن ان کی نظر میں ہوگیا رات
ہے ضدّ و تعصّب و تکبّر
پتلے ہیں غرور کے یہ بدذات
آنکھوں پہ پڑے ہیں ان کے پردے
چھینا گیا اِن سے فہمِ آیات
قرآن و حدیث بھی گئے بھول
جب سے ہوئے منکر کرامات
مرزا کے عدو ا خدا کے دشمن
ہیں ان کے بہت ذلیل عادات
کچھ مرگئے کچھ ہیں خستہ و خوار
کچھ ہوگئے ہیں شکار آفات
بعضوں نے رجوع کرلیا ہے
احمدؐ کے دیا ہے ہاتھ میں ہاتھ
پورے ہوئے سب کے سب نوشتے
ظاہر ہوئے کل نشان و آیات
جو اب بھی نہیں قبول کرتے
ثابت ہوئی اُنپہ قہر کی بات
ناصر یہ دکھایئے دیکھئے کیا
باقی ہے بہت ہنوز سن سات
۱۹۰۷

**درخواست جنازہ** مولوی عبد المجید صاحب سفید ریش لعل خان صاحب ساکن سیدوالہ ضلع منٹگمری فوت ہوگئے ہیں احمدی احباب غائبانہ نماز جنازہ پڑہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت کرے۔

## نظم

(از صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب)

دوستو ہرگز نہیں یہ ناچ اور گانے کے دن
سوچ کر دیکھو تو ہیں یہ دیں کے پھیلاتے کے دن
اِس چمن میں جبکہ تھا دورِ خزاں وہ دن گئے
اب تو ہیں اسلام پر یارو بہار آنے کے دن
ظلمت و تاریکی و ضدّ و تعصّب ہو چکے
آگئے ہیں اب خدا کے چہرہ دکھلانے کے دن
جاہ و حشمت کا زمانہ آنے کو ہے عنقریب
رہگئے تھوڑے سے ہیں اگلے کھلانے کے دن
ہے بہت افسوس اب بھی گر نہ ایماں لائیں لوگ
جبکہ ہر ملک و وطن پر ہیں عذاب آنے کے دن
پیشگوئی ہوگئی پوری مسیحِ وقت کی
پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن
اِن دنوں کیا ایسی ہی بارش ہوا کرتی تھی یاں
سچ کہو کیا تھے یہ سردی سے ٹھٹھر جانیکے دن
دوستو اب بھی کرو توبہ اگر کچھ عقل ہے
ورنہ خود سمجھائیگا وہ یار سمجھانے کے دن
درد و دکھ سے آگئی تھی تنگ اے محمود قوم
اب مگر جاتے رہے ہیں رنج و غم کھانیکے دن

## رسید زر

- ۷ فروری ۱۹۰۷ء ۱۱۱۲ سید ظہور اللہ احمد صاحب للعہ
- ۷ " " " ۹۴۰ ہاشم علی صاحب ے ر
- ۷ " " " ۵۷۷ سردار فضل حق صاحب ے ر
- ۷ " " " ۸۱۳ شاہ محمد صاحب ے ر
- ۷ " " " ۸۱۳ مرزا رحم علی صاحب ے ر
- ۷ " " " ۱۵۶ فتح محمد صاحب ے ر
- ۷ " " " غلام محمد صاحب ولد کالیخان صاحب عہ
- ۸ " " " ۱۵۱ پیر بخش صاحب ے ر
- ۸ " " " ۹۸۵ مرزا محمود بیگ صاحب ے ر
- ۸ " " " ۷۴۸ شیخ مظفر الدین صاحب ے ر
- ۸ " " " ۱۴۹۵ ماسٹر برکت علی صاحب ے ر
- ۹ فروری ۱۹۰۷ء ۲۸۶ سید لعل شاہ صاحب ے ۲ ر
- ۹ " " " ۹۶۸ محمد سعید الدین صاحب ے ر
- ۱۲ " " " ۲۴۳ قدرت اللہ صاحب ۱۲ ر
- ۱۲ " " " ۹۹۰ منشی علی گوہر صاحب ے ر
- ۱۲ " " " ۱۵۰۵ غلام محمد صاحب عہ
- ۱۲ " " " ۱۳۸۴ منشی فخر دین صاحب ے ر
- ۱۲ " " " ۱۴۹۹ کنور گرندیر سنگھ صاحب عہ
- ۱۲ " " " ۱۱۷ حاجی سید یوسف صاحب عہ
- ۱۲ " " " ۵۸ مولوی نجم الدین صاحب ے ر
- ۱۲ " " " ۲۱۷ ڈاکٹر محمد علی خانصاحب ے ر
- ۱۲ " " " ۱۲۴ حافظ فضل احمد صاحب ے ر
- ۱۲ " " " ۱۱۸۳ حکیم محمد رمضان صاحب ے ر
- ۱۳ " " " ۱۴۸۹ محمد حسین صاحب ے ر
- ۱۳ " " " ۱۴۴۸ امام بخش صاحب قیصرانی ے ر
- ۱۳ " " " ۵۴۳ میاں عبد اللہ صاحب عہ
- ۱۳ " " " ۱۰۱۴ ڈاکٹر عزیز الدین صاحب ے ر
- ۱۳ " " " ۶۷۱ عبد الکریم صاحب گارڈ ے ر
- ۱۳ " " " ۱۲۹۶ محمد یعقوب صاحب ۱۲ ر
- ۱۴ " " " ۳۸۷ منشی قطب الدین صاحب ے ر
- ۱۴ " " " ۱۴۹۲ محمد اسماعیل صاحب ے ر
- ۱۴ " " " ۱۵۰۷ بابو کالو رام صاحب عہ
- ۱۵ " " " ۳۰۳ راجہ شیر محمد صاحب ے ر
- ۱۶ " " " ۳۳۸ بابو عبد الرحمن صاحب ے
- ۱۶ " " " ۵۷۳ محمد میر صاحب ے ر
- ۱۶ " " " ۱۰۳۰ مولوی عبد الصمد صاحب ے ر
- ۱۶ " " " ۸۵۰ عبد الرزاق صاحب ے ر
- ۱۶ " " " ۹۳۷ محمد امیر صاحب ے ر
- ۱۷ " " " ۱۵۰۹ عبد الخالق صاحب ے ر
- ۱۷ " " " ۱۰۴۷ کریم بخش صاحب ۴ ر
- ۱۷ " " " ۱۴۹۱ محمد اکبر خان صاحب ے ر
- ۱۷ " " " ۲۹۹ راجہ عطا محمد خان صاحب ے ر
- ۱۸ " " " ۱۰۷۶ سید محمد ارتضا علی صاحب عہ
- ۲۰ " " " ۹۷۶ شیخ عبد الرحمان صاحب ے ر
- ۲۰ " " " ۱۲۵۵ ماسٹر عبد الرحمن صاحب ۴ ر
- ۲۰ " " " ۸۹۰ عبد الحکیم صاحب ے ر
- ۲۰ " " " محمد بخش صاحب ۲ ر

## مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماوین

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل۔ یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

| نام کتاب و مصنف | مضمون کتاب | قیمت |
|---|---|---|
| آیات الرحمن۔ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی | جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش الفا رشیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہین مدلل جواب دیا ہے۔ اگر یہ کتاب پڑھ لی جاوے۔ تو پھر بس | ۸/ |
| سر الشہادتین " " " | سورۂ لٰیسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت پر بھی گران نہین۔ | ۱/ |
| اعلام الناس حصہ ۲ | وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ تقلید | ۳/ |
| صیانۃ الناس " " " | اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین ان کا پایا جانا | ۱/ |
| مجموعہ ازالۃ الوسواس " " " " | قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے | ۴/ |
| تحذیر المومنین " " " " " " | حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین۔ اون کے دندان شکن جواب | ۴/ |
| القول الصحیح۔ البرہان الصریح پنجابی نظم۔ مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب | حضرت مسیح موعود کی تائید مین دونون کتابین بالخصوص البرہان نہایت عمدہ ہے۔ وفات مسیح حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال۔ یاجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے | ۱/ ۰۲/ کل ۰۳/ |
| اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین | ۱/ |
| آنہ ڈکشنری | نہایت عمدہ | ۱/ |
| شہادت آسمانی حصہ ا و ۲ ی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی | کلمہ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب | ۷/ |
| رویائے صالحہ " " | ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با وجود کیلئے ضروری ہین | ۴/ |
| السر المکتوم " " " | قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید | ۵/ |
| اعجاز احمدی " " " | حضرت مسیح موعود کی تائید مین | ۱/ |
| کامن احمدی | پنجابی نظم | ۱/ |

## آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندہر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فائدہ پہونچے۔ نور الدین

---

الخطبۃ

## ضرورت نکاح

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید۔ معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت ہے اس واسطے مین بخوشی اون کی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرین گے وہ خوش ہون گے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۲۔ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان۔ صالح۔ خوش رو خوش خو عالم احمدی ہین آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین۔ آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی رئیسانہ ہے قوم وینس ہے۔ اور قریشیون کی رشتہ داریان ہوتی رہین آپ نکاح کے خواہشمند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط و کتابت کرین۔ پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کرسکتے ہین اس سے پہلے کوئی بیوی نہین بڑا ہی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ اخوت مین پیشقدمی کریگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نیازمند اکمل آف گولیکے ضلع گوجرات پنجاب

---

## روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔ مینجر روزانہ اخبار عام

---

## اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت پر بلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲/ علیحدہ ہے لیکن اخبار کے خریدارون کو ایک روپیہ کی رعایت ہے گی۔

اور درثمین مجلد ۸/ - غیر مجلد ۶/ (والسلام۔ مینجر)